## 22155 ـ ركعت كس طرح مل سكتی ہے ؟

**سوال**

اگر كوئی شخص آئے اور نماز ميں مل جائے اور امام ركوع ميں ہو ليكن اس نے " سمع الله لمن حمده " نہيں كہا تو كيا اس كی يہ ركعت شمار ہو گی يا نہيں؟ اور كيوں ؟

**پسنديده جواب**

الحمد لله.

جب مقتدی امام كے ساتھ ركوع ميں ملے تو اس كی تين حالتيں ہيں:

1 ـ مقتدی تكبير تحريمہ كھڑے ہو كر كہے اور پھر ركوع كرے اور امام ركوع كی حالت ميں ہو.

تو اس حالت ميں وہ امام كے ساتھ ركعت پا لے گا.

2 ـ مقتدی تكبير تحريمہ كہے اور امام ركوع ميں ہو، ليكن مقتدی نے ركوع امام كے ركوع سے اٹھ جانے كے بعد كيا.

تو اس حالت ميں اس كی امام كے ساتھ ركعت شمار نہيں ہو گی، بلكہ وہ اس ركعت كی قضاء كرے گا.

3 ـ مقتدی سيدھا ركوع ميں چلا جائے اور تكبير تحريمہ نہ كہے.

تو اس حالت ميں اس كی نماز باطل ہے، كيونكہ اس نے نماز كے اركان ميں سے ايك ركن چھوڑ ديا ہے، جو كہ تكبير تحريمہ ہے.

فقہاء كرام اس پر متفق ہيں كہ جس نے امام كے ساتھ ركوع پا ليا اس نے ركعت پالی، كيونكہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے ركوع پا ليا اس نے ركعت پا لی "

ابو داود، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے ارواء الغليل حديث نمبر ( 496 ) ميں صحيح قرار ديا ہے، اور صفحہ

نمبر ( 262 ) میں کہتے ہیں: اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے اس پرعمل سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے.

اول:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے:

" جس نے امام کو رکوع کی حالت میں نہ پایا اس نے رکعت نہیں پائی "

اس کی سند صحیح ہے.

دوم:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

" اگر آپ آئیں اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو آپ نے امام کے رکوع سے اٹھنے سے قبل اپنے ہاتھ گھٹنے پر رکھ لیے تو آپ نے پا لیا"

اس کی سند صحیح ہے.

سوم:

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کہا کرتے تھے:

" جس نے امام کو رکوع سے اٹھنے سے قبل پا لیا تو اس نے رکعت پا لی "

اس کی سند جید ہے... انتہز

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ( 23 / 133 ) اور المغنی ابن قدامۃ المقدسی ( 1 / 298 ).

واللہ اعلم .